سوال

(306) نص صریح میں اجتہاد منع ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

موجودہ دور کے بعض متدین نوجوان کہتے ہیں کہ آج کل عالم اسلام میں جو لوگ شرکیہ اعمال کا ارتکاب کر رہے ہیں' وہ سب کے سب یا ان میں سے اکثر ایسے ہیں کہ انہیں مشرک نہیں کہا جاسکتا۔ کیونکہ یا تو وہ بڑے بڑے جلیل القدر علماء ہیں جو اپنے اجتہاد کی وجہ سے اس تیجہ پر پہنچے کہ مثلاً غیر اللہ سے فریاد کرنا جائز ہے مثلاً امام سیوطی اور نبہانی وغیرہ۔ ان کا اجتہاد اگر صحیح ہوگا تو ان کو دگنا ثواب ملے گا اور ان سے اجتہاد میں غلطی ہوگئی تو ایک ثواب ملے گا ہی۔ یا عوام میں جو علماء کی تقلید کرتے ہیں اور عوام سے زیادہ یہی کر سکتے ہیں اور جو کچھ ان کے لئے ممکن تھا' وہ فرض انہوں نے ادا کر دیا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

غلطی کرنے والا اس وقت معذور سمجھا جاتا ہے جب وہ اجتہادی مسائل میں غلطی کرے جن میں غور و فکر کر کے تیجہ نکالنے کی ضرورت ہو۔ جو مسئلہ نص صریح سے ثابت ہو اور وہ بدیہی طور پر دین کا ثابت مسئلہ سمجھا جاتا ہو تو اس میں غلطع کرنے والے کا یہ حکم نہیں ہے۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ